

## 159304-خاوند نے تخلیل اول کے بعد لیکن طواف افاضہ سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر لی۔

### سوال

ایک حاجی نے بڑے ہمراہ کو کنٹریاں ماریں، بال اتروا نے اور پھر اپنا احرام کھول دیا، لیکن طواف افاضہ کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی تو کیا اس کا حج صحیح ہے؟ اور کیا اس پر دم ہے؟ اور کیا اس پر فدیہ لازم آتا ہے؟ اگر فدیہ لازم ہے تو کیا وہ مکہ میں ہی ذنک کیا جائے گا، یا کسی بھی جگہ اور کسی بھی وقت کہیں بھی ذنک کیا جاسکتا ہے؟ برائے مہربانی کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت فرمادیں، جزاکم اللہ خیرا

### پسندیدہ جواب

تخلیل اول کے بعد لیکن طواف افاضہ سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ تعلقات قائم کرنے والے کا حج فاسد تو نہیں ہو گا؛ لیکن اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، اس پر توبہ اور استغفار لازم ہے، ایسا شخص حدود حرم سے باہر نکل کر جل میں جائے اور دوبارہ سے احرام باندھے اور پھر طواف افاضہ کرے۔

ایسے ہی اس پر ایک بخوبی ذنک کرنا لازم ہے جسے کہ مکرمہ کے فقراء میں تقسیم کیا جائے گا، اور وہ خود اس میں سے کچھ بھی نہیں کھانے گا۔

اور اگر اس کی بیوی بھی احرام کی حالت میں تھی اور جماعت کے لئے راضی بھی تھی تو اس پر بھی وہی کچھ ہو گا جو اس کے خاوند پر لازم ہوا ہے، تاہم اگر خاوند نے بیوی کو مجبور کیا تھا تو پھر بیوی پر کچھ نہیں ہے۔

"موسوعہ فقیہ" (192/2) میں ہے کہ:

"سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تخلیل اول کے بعد جماعت سے حج فاسد نہیں ہوتا۔۔۔ تاہم اس پر کیا سزا لگو ہو گی اس میں اختلاف ہے: چنانچہ حنفی، شافعی اور حنبلی فقہاء کرام اس بات کے قائل ہیں کہ اس پر بخوبی ذنک کرنا واجب ہے، انہوں نے اس کی دلیل دیتے ہوئے کہا ہے کہ: یہ جرم بلکہ اس حالت میں عورتوں کے علاوہ ہر چیز حلال ہو چکی ہوتی ہے۔

جبکہ امام مالک- یہ موقف حنبلی اور شافعی فقہاء کرام سے بھی منقول ہے۔ کہتے ہیں کہ: اس پر اونٹ ذنک کرنا واجب ہے؛ اس کی وجہ مالکی فقیہ اباجی نے یہ بیان کی ہے کہ یہاں احرام کی حرمت کو پامال کیا گیا ہے اور یہ سنگین نوعیت کا جرم ہے۔

نیز امام مالک اور حنبلی فقہاء کرام نے تخلیل اول کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے اس جرم کا ارتکاب کرنے والے پر یہ بھی لازمی قرار دیا ہے کہ وہ حدود حرم سے باہر جائے اور عمرے کا احرام باندھے؛ اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کا موقف ہے۔۔۔ جبکہ حنفی اور شافعی فقہاء کرام نے اس چیز کو واجب قرار نہیں دیا" ختم شد

اشیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"تخلیل کے بعد جماعت سے حج فاسد نہیں ہوتا، چاہے حاجی حج افراد کر رہا ہو یا قرآن، اس سے صرف احرام فاسد ہو گا، یعنی مطلب یہ ہے کہ طواف افاضہ کرنے کے لئے اسے حدود حرم سے باہر جانا ہو گا، وہ احرام باندھ کر دوبارہ مکہ میں داخل ہو اور ایسے صحیح احرام میں طواف افاضہ کرے جس میں اس نے حل اور حرم دونوں کی حدود کو جمع کیا ہو۔

نیزاں پر بحری ذنک کرنے کی صورت میں فدیہ بھی ہے، یہ فدیہ مسکین کو کھلایا جائے گا، وہ خود اس میں سے نہیں کھانے گا، اسی طرح اگر یوں بھی ہم بستری پر راضی تھی تو اس پر الگ سے بحری کافر یہ ہو گا، تاہم اگر یوں کو خاوند نے مجبور کیا تھا تو اس پر کچھ نہیں ہو گا۔ "ختم شد  
"فتاویٰ و رسائل محمد بن ابراہیم" (203/5-204)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :  
"ایک شخص نے طواف افاضہ سے قبل جماع کریا، اس نے کنگریاں بھی ماری تھیں اور سر کے بال بھی منڈوا لیے تھے، اب اس پر کیا لازم ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا :  
"اس پر یہی واجب ہے کہ وہ فدیہ ذنک کرے اور فقرائے کمہ میں تقسیم کر دے۔۔۔ نیزاں پر یہ بھی ہے کہ حدود حرم سے باہر جا کر احرام دوبارہ باندھے تاکہ احرام کی حالت میں طواف کر سکے۔" ختم شد  
"القاء الباب المفتوح" (17/90)

اور اگر کوئی شخص حدود حرم سے باہر جا کر احرام نہیں باندھتا تو ہمیں امید ہے کہ اس کا طواف صحیح ہو گا، جیسے کہ شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :  
"ایک آدمی نے طواف افاضہ نہیں کیا، اور وہ اپنے علاقے میں چلا گیا اور یوں سے ہم بستری کر لی، تو اب اس پر کیا لازم ہے؟"

اس پر انہوں نے جواب دیا :  
"وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرے، نیزاں پر مکہ میں ایک جانور ذنک کرنا لازمی ہے جسے وہاں کے مقامی فقراء پر تقسیم کرنا ہو گا، اور اس پر یہ بھی لازمی ہے کہ وہ طواف افاضہ کرنے کے لئے واپس آئے؛ کیونکہ طواف افاضہ کرنے سے پہلے یوں سے تعلقات قائم کرنا جائز نہیں ہے، اور اگر کوئی قائم کر لیتا ہے تو اس پر دم لازم ہو گا، یہاں صحیح موقف یہی ہے کہ اس کی طرف سے ایک بحری ذنک کرنا بھی کافی ہے، ایک بھیرہ وغیرہ ذنک کر دے، یا اونٹ یا گائے کا ساق تو اس حصہ لے۔" ختم شد  
"مجموع فتاویٰ ابن باز" (17/180)

واللہ اعلم